11865- غیر مسلم کو کتنی بار دعوت دینی ضروری ہے ؟

سوال

غیر مسلموں کو دعوت دینے کے لیے کتنی بار درس دینا ضروری ہے جن کو ہم رسالت کا پیغام پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اوران لوگوں پر رسالت دین کا کوئی اہتمام نظر نہیں آتا انہیں کتی بار دعوت دینا ضروری ہے ؟
دعوتی کاموں کے لیے ہم چند جوانوں کا گروپ ہیں اور ہم ورکشاپوں ، فیکٹریوں ، اورہاسپٹل وغیرہ میں جاکر دعوت پیش کرتے ہیں ، اورغالبا ایک جگہ پر چاریا پانچ بار دعوت دینے جاتے ہیں لیکن ہمیں کوئی ایسا شخص نہیں ملتا جوہماری بات پر کان دھرے ، اورجو کوئی سننے کے آتے ہیں انہیں بھی کپمنی کی طرف سے مجبور کرکے لایا جاتا ہے

پسندیدہ جواب

جواب :

ہم اللہ تعالی سے دعا گوہیں کہ آپ کو جزائے خیرے عطافرمائے اورآپ کے عمل وکوشش میں برکت عطا کرے ۔

مذکورہ لوگوں کو دعوت دینے کے لیے دروس دینے کی کوئی تعداد مقرر نہیں ، بلکہ جگھوں اورآپ کے پاس موجودوقت کی تعداد ہوسکتی ہے اوراسی طرح آپ کے پاس لوگوں کے آنے کے بارہ میں یہ چیز پائی جاتی ہے ۔

ایک داعی سے مطلوب ہے کہ وہ دعوت الی اللہ میں حکمت کو مدنظر رکھے ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کا خیال رکھتے تھے تاکہ وہ اکتاہٹ کا شکار نہ ہوں ، اس لیے آپ کو بھی اسی طرح ہونا چاہیئے اوردعوت الی اللہ میں احسن طریقہ اختیار کرنے پر حریص رہیں ، اوراسی طرح دعوت کے لیے مناسب جگہ اوروقت کا اختیار کرو ۔

داعی کو باربار دعوت دینے سے اکتاہٹ محسوس نہیں کرنی چاہیے کیونکہ دلوں کا معاملہ اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے اوردعوت دینے والے پر صرف تبلیغ کرنا فرض ہے ، اور بعض اوقات وہ کلمہ اوربات جوایک داعی کے ہاں بالکل حقیر سا ہوتا ہے لیکن حقیقت میں مدعو کے ذھن کے اندرکئی سالوں تک جاگزیں ہورہتا ہے اورپھروہی کلمہ اس کی ھدایت کا سبب بنتا ہے ۔

اوراس کلمہ کو پھل داراور نتیجہ خیز بنانے کے لیئے ضروری ہے کہ بات مسکراہٹ اورنرمی اوران مسکینوں کو آگ سے.بچانے اورکفروالحاد کے اندھیروں سے نکالنے میں سچائی کے ساتھ کی جائے تاکہ اثرانداز بھی ہو۔

اوراگردعوت دینے والادعوت کے ساتھ ساتھ مالی تعاون بھی پیش کرسکتا ہوتواسے کرنا چاہیے کیونکہ یہ اس دعوت کی قدروقیمت اورمثال کے مصداق بنے گا ، اوردلوں کو خیر وبھلائی قبول کرنے پرامادہ کرے گا اوراس کے ساتھ ساتھ دلوں سے بغض حسد اوررکاوٹ اوردین سے اعراض کوزائل کرے گا ۔

اوراسی طرح مدعوین کی وہ مشکلات جووہ اپنی کمپنیوں کے بارہ میں پیش کرتے ہیں انہیں حل کرنے کی کوشش کرنے میں بھی ان کے دلوں میں داعی کی جاذبیت پیدا ہوگی ، زمانہ قدیم میں کسی نے کہا تھا :

لوگوں پراحسان کروان کے دلوں کوغلام بنالوگے احسان نے کتنے ہی انسانوں کوغلام بنالیا ۔

اوراس قول سے بھی اللہ تعالی کا یہ قول بہتر ہے :

.{نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی، برائی کو بھلائی سے دور کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی تھی ایسے ہوجائے گا جیسے جگری دوست }. فصلت (34) ۔

آپ ان مدعوین کے پاس لیٹریچر اور پملفٹ وغیرہ چھوڑیں تا کہ وہ فراغت اور آپ کے غیب ہونے کے وقت اسے دیکھیں اور مطالعہ کریں، اس لیے کہ اگر انسان علیحدگی میں حق پر سوچ و بچار کرتا ہے تو وہ حق کو قبول کرنے اور اسے تسلیم کرنے میں زیادہ فائدہ مند ہیں ۔

آپ کی دعوت میں یہ بھی شامل ہونا چاہیے کہ آپ کمپنی کے مالکوں اور جن کے پاس مدعوین کام کرتے ہیں کو نصیحت کرنا بھی شامل ہونا چاہیے کہ وہ ان عمال اور کاریگروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں اور ان کے لیے اسلام کے اخلاق حسنہ کے ساتھ مظاہرہ کریں ۔

تو یہ بہت سارے عمال کے اسلام قبول کرنے کا باعث بنے گا، اور یہ بھی یاد رکھیں کہ اسی طرح کمپنی کے مالکوں کا عمال سے برا سلوک کرنا عمال کے اسلام قبول نہ کرنے کا بھی سبب بن سکتا ہے ۔

اللہ تعالی آپ کو توفیق بخشے، اور تمہیں ھدایت یافتہ لوگوں میں سے بنائے آمین یا رب العالمین ۔

واللہ اعلم